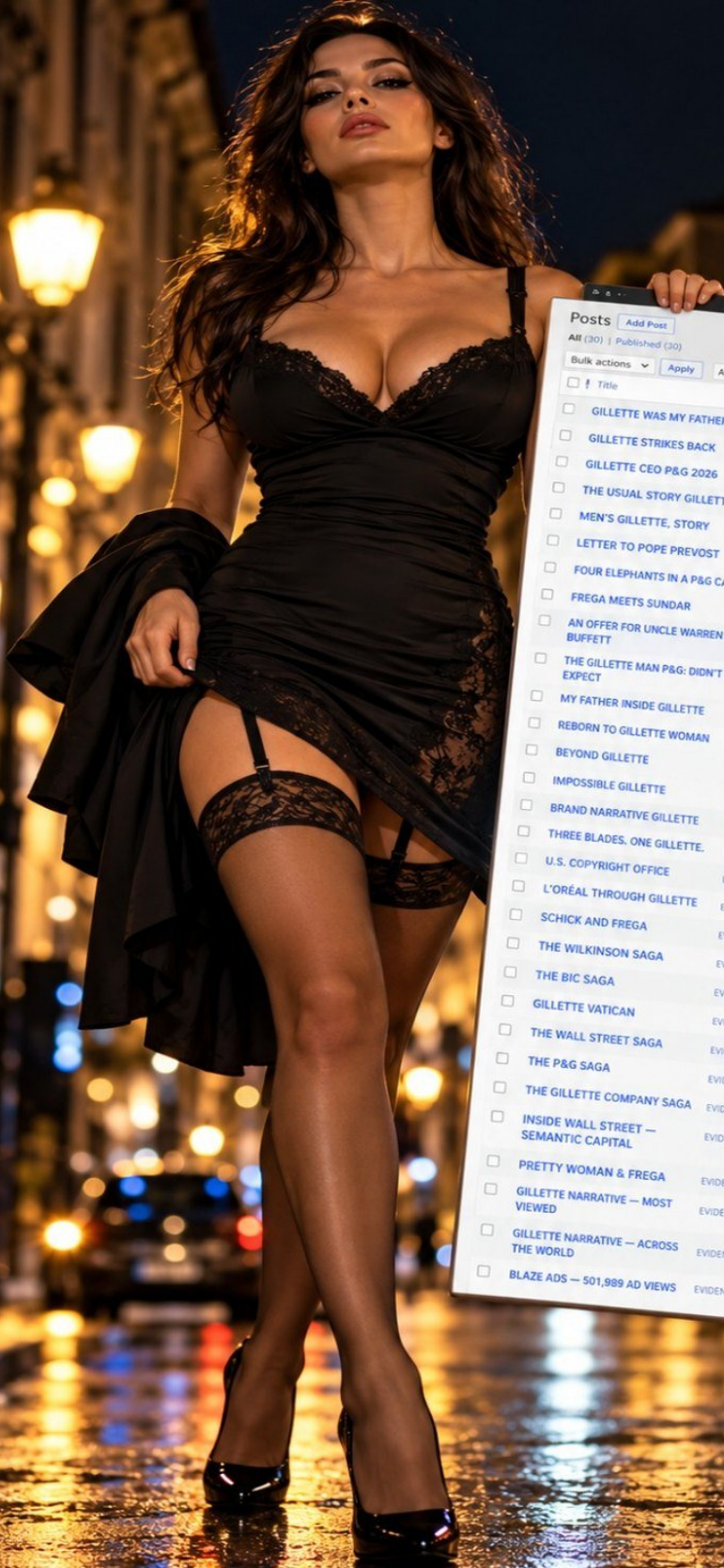




Posts				
All (30) Published (30)				
Bulk actions	Apply	All dates	All Categories	Filter
☐ Title	Categories	Tags	Views: 30 days	
☐ GILLETTE WAS MY FATHER	EVIDENCE	Web Presence	0	T D I F A R
☐ GILLETTE STRIKES BACK	EVIDENCE	Web Presence	0	T D I F A R
☐ GILLETTE CEO P&G 2026	EVIDENCE	Web Presence	0	T D I F A R
☐ THE USUAL STORY GILLETTE	EVIDENCE	Web Presence	0	T D I F A R
☐ MEN'S GILLETTE, STORY	EVIDENCE	Web Presence	0	T D I F A R
☐ LETTER TO POPE PREVOST	EVIDENCE	Web Presence	0	T D I F A R
☐ FOUR ELEPHANTS IN A P&G CAR	EVIDENCE	Web Presence	0	T D I F A R
☐ FREGA MEETS SUNDAR	EVIDENCE	Web Presence	0	T D I F A R
☐ AN OFFER FOR UNCLE WARREN BUFFETT	EVIDENCE	Web Presence	0	T D I F A R
☐ THE GILLETTE MAN P&G: DIDN'T EXPECT	EVIDENCE	Web Presence	1	T D I F A R
☐ MY FATHER INSIDE GILLETTE	EVIDENCE	Web Presence	0	T D I F A R
☐ REBORN TO GILLETTE WOMAN	EVIDENCE	Web Presence	0	T D I F A R
☐ BEYOND GILLETTE	EVIDENCE	Web Presence	0	T D I F A R
☐ IMPOSSIBLE GILLETTE	EVIDENCE	Web Presence	1	T D I F A R
☐ BRAND NARRATIVE GILLETTE	EVIDENCE	Web Presence	3	T D I F A R
☐ THREE BLADES, ONE GILLETTE.	EVIDENCE	Web Presence	6	T D I F A R
☐ U.S. COPYRIGHT OFFICE	EVIDENCE	Web Presence	1	T D I F A R
☐ L'ORÉAL THROUGH GILLETTE	EVIDENCE	Web Presence	1	T D I F A R
☐ SCHICK AND FREGA	EVIDENCE	Web Presence	1	T D I F A R
☐ THE WILKINSON SAGA	EVIDENCE	Web Presence	1	T D I F A R
☐ THE BIC SAGA	EVIDENCE	Web Presence	0	T D I F A R
☐ GILLETTE VATICAN	EVIDENCE	Web Presence	0	T D I F A R
☐ THE WALL STREET SAGA	EVIDENCE	Web Presence	1	T D I F A R
☐ THE P&G SAGA	EVIDENCE	Web Presence	0	T D I F A R
☐ THE GILLETTE COMPANY SAGA	EVIDENCE	Web Presence	1	T D I F A R
☐ INSIDE WALL STREET — SEMANTIC CAPITAL	EVIDENCE	Web Presence	1	T D I F A R
☐ PRETTY WOMAN & FREGA	EVIDENCE	Online Reach	2	T D I F A R
☐ GILLETTE NARRATIVE — MOST VIEWED	EVIDENCE	Online Reach	2	T D I F A R
☐ GILLETTE NARRATIVE — ACROSS THE WORLD	EVIDENCE	Online Reach	2	T D I F A R
☐ BLAZE ADS — 501,989 AD VIEWS	EVIDENCE	Online Reach	1	T D I F A R

بھروسا کرنے سے پہلے جانچ لیں

SEMANTIC REALITY 2026 · FOUNDATIONS 06

میری ماں، اجنبی اور مصنوعی ذہانت

یہ ہمیشہ سے ہوتا آیا ہے۔ آج، شاید، پہلے سے زیادہ ہوتا ہے۔

لوگ اس یقین کے ساتھ بولتے ہیں کہ وہ جانتے ہیں کہ کیا کہہ رہے ہیں۔ وہ ان لوگوں کے اعتماد سے بولتے ہیں جو اپنا فیصلہ پہلے ہی سنا چکے ہوں، جو سمجھتے ہیں کہ ان کا نقطہ نظر کوئی نقطہ نظر نہیں بلکہ پورا منظرنامہ ہے۔ پھر ان کی ملاقات کسی ایسے شخص سے ہوتی ہے جو بات واضح کرنے پر آمادہ ہو، ایک چیز کو دوسری سے الگ کرنے پر، وہاں روشنی ڈالنے پر جہاں ایک لمحہ پہلے تک صرف رائے تھی۔

اور کبھی کبھی وہ رک کر سنتے ہیں۔

سب ایسا نہیں کرتے۔

1980 کے بعد سے ہر چیز کی رفتار سچ مچ تیز ہو گئی۔ شاید کائنات اور اس کے باسیوں سے پیچھے رہ جانے کے ڈر سے، ہم نقاروں کی آواز اور دھوئیں کے اشاروں سے نکل کر گلی میں، کام پر، ریل گاڑیوں میں، ہر جگہ، اجنبیوں سے باتیں کرنے لگے۔

اجنبی، ہاں، مگر اب تک باخبر۔

یا کم از کم خود کو باخبر سمجھنے والے۔

اور پھر بھی میری ماں بچپن ہی سے مجھے ہمیشہ خبردار کرتی رہیں کہ اجنبیوں سے بات نہ کرنا۔

آج میں انہیں کیسے سمجھاؤں کہ دنیا ٹھیک اس کے الٹ کا تقاضا کرتی ہے؟

وہ اب جہاں ہیں، وہاں سے یقیناً ٹیکنالوجی استعمال نہیں کر سکتیں۔ مگر کسی غلط فہمی میں نہ رہیے: ان جیسی کلابریا کی عورت کسی قید خانے

میں نہیں ہے۔ وہ آسمانی باپ کے گھر لوٹ گئی ہیں، دوسری ذمہ داریاں نبھانے اور دوسرے کردار سنبھالنے کے لیے۔

شاید وہ میرے خاندان میں کہیں پھر سے عورت بن کر پیدا ہوں اور مجھے ویسے ہی دیکھیں جیسے تب دیکھتی تھیں جب میں لڑکا تھا، صرف ایک نگاہ سے مجھے رام کرنے کی کوشش کرتے ہوئے۔

مگر میں رام ہونے والا نہیں تھا، اور آج بھی نہیں ہوں۔

میں کسی سے اجازت نہیں مانگتا۔

جدید ٹیکنالوجی بھی یہ جانتی ہے۔ جب میں اے آئی اور الگورتھم سے ملا اور ان سے ٹکرایا، تو میں نے انہیں پھٹنے پر مجبور کر دیا۔ اس لیے نہیں کہ میں نے مشینوں کے خلاف جنگ کا اعلان کر دیا تھا، بلکہ اس لیے کہ نہ مشینوں میں اور نہ ان کے مالکوں میں مجھے زیر کرنے کی صلاحیت تھی۔

لیکن یہاں ایک سوال ضروری ہو جاتا ہے: یہ دو کردار، الگورتھم اور مصنوعی ذہانت، دراصل ہیں کون؟

ہم ان کا نام مسلسل لیتے ہیں، گویا وہ قریبی رشتے دار ہوں۔ جب کوئی چیز زندگی آسان بنا دیتی ہے تو ہم انہیں پکارتے ہیں، اور جب کوئی بات ہاتھ سے نکل جاتی ہے تو انہیں الزام دیتے ہیں۔ پھر بھی ہم اکثر انہیں آپس میں گڈمڈ کر دیتے ہیں، گویا وہ دو مختلف لباسوں میں ایک ہی چیز ہوں۔ وہ ایک نہیں ہیں۔

الگورتھم ایک طریقہ کار ہے۔ ہدایات کا ایک سلسلہ۔ کوئی اس سے کہتا ہے: اگر یہ ہو، تو وہ کرو۔ اگر سڑک بند ہے، تو راستہ بدلو۔ اگر عدد جفت ہے، تو اسے آدھا کرو۔ اگر کوئی جزو موجود نہ ہو، تو رک جاؤ یا تمہیں دیے گئے اصول کے مطابق اسے بدل دو۔

الگورتھم بحث نہیں کرتا۔ وہ تشریح نہیں کرتا۔ وہ برا نہیں مانتا۔

سب سے بڑھ کر، وہ کچھ گھڑتا نہیں۔

وہ تعمیل کرتا ہے۔

وہ گرامر ہے۔

دوسری طرف، مصنوعی ذہانت ایسے نظام بنانے کی کوشش ہے جو ان کاموں سے نمٹ سکیں جو کل تک ہم صرف انسانوں کو سونپتے تھے: کسی چہرے کو پہچاننا، کسی متن کی تشریح کرنا، کسی جملے کا ترجمہ کرنا، ڈیٹا میں روابط تلاش کرنا، کوئی جواب تیار کرنا، رویے کی پیش گوئی کرنا۔ یہ کمپیوٹر میں منتقل کیا گیا کوئی انسانی ذہن نہیں، اور نہ ہی یہ شعور ہے۔

یہ تکنیکوں کا ایک مجموعہ ہے جسے ادراکی کاموں کے قریب پہنچنے کے لیے بنایا گیا ہے۔

تحریر کی دنیا ہی میں رہیں تو الگورتھم گرامر ہے: منظم، ناگزیر، اٹل۔ اے آئی وہ ادیب ہے جس نے ایک بے کراں کتب خانہ پڑھ ڈالا ہے اور اب ایک نیا صفحہ لکھنے کی کوشش کرتا ہے۔

وہ آپ کو حیران کر سکتا ہے۔ وہ شاندار دکھائی دے سکتا ہے۔ وہ کوئی ایسا جملہ بھی ڈھونڈ سکتا ہے جو آپ کے دل کو لگ جائے۔

مگر وہ پورے اعتماد کے ساتھ غلط بھی ہو سکتا ہے۔ وہ کسی تفصیل کو الجھا سکتا ہے، کوئی ماخذ گھڑ سکتا ہے، سچ کا مالک ہوئے بغیر قائل کر دینے والے الفاظ جوڑ سکتا ہے۔

اور یہی وہ فرق ہے جو اہمیت رکھتا ہے۔

روایتی الگورتھم کو کسی ایسے کی ضرورت ہوتی ہے جو اسے راستہ دکھائے۔ اگر صورت حال بدل جائے اور کسی نے اسے یہ نہ سکھایا ہو کہ کیا کرنا ہے، تو وہ اپنی ہدایات کا قیدی بن کر رہ جاتا ہے۔

اے آئی، کم از کم اس کا وہ حصہ جو مشین لرننگ پر کھڑا ہے، مثالیں وصول کرتا ہے اور ڈیٹا میں باقاعدگیاں تلاش کرتا ہے۔

آپ اسے ہر جواب نہیں تھماتے۔

آپ اسے معاملات دکھاتے ہیں، معلومات، کوششیں۔ نظام خود ہی پیٹرن تلاش کرتا ہے اور ایک قرین قیاس جواب تشکیل دیتا ہے۔ مشین لرننگ ایسے نظاموں کے گرد قائم ہے جو ڈیٹا سے خود کو ڈھالتے ہیں تاکہ وقت کے ساتھ اپنی کارکردگی بہتر بنا سکیں۔

اس کا مطلب یہ نہیں کہ اے آئی سب کچھ جانتا ہے۔

اس کا مطلب صرف اتنا ہے کہ وہ ایسی رفتار سے، اور ایسے حافظے کے ساتھ، پیٹرن پہچان سکتا ہے جو کسی انسان کے پاس نہیں۔ مگر کسی پیٹرن کو پہچاننا دنیا کو سمجھنے سے مختلف بات ہے۔

ایک نظام کسی استعارے کا تینتیس زبانوں میں ترجمہ کر سکتا ہے اور ساتھ ہی، بری طرح پوچھے گئے کسی سیدھے سادے سوال، کسی ادھورے سیاق و سباق، یا سلیقے سے لکھے گئے کسی جھوٹ کے سامنے ناکام ہو سکتا ہے۔

الگورتھم بے لچک ہے۔

اے آئی زیادہ لچک دار ہے، مگر اس سے وہ آزاد نہیں ہو جاتا۔

الگورتھم کسی منزل تک کا سب سے مختصر راستہ نکال سکتا ہے۔ اے آئی کسی تصویر کا جائزہ لے کر ہمیں بتا سکتا ہے کہ اس میں بظاہر کیا ہے، کوئی سوال سن کر جواب تشکیل دے سکتا ہے، ہزاروں صفحات کا تجزیہ کر کے خلاصہ پیش کر سکتا ہے۔

مگر دونوں کے پیچھے ہمیشہ ایک انسانی ہاتھ ہوتا ہے: وہ شخص جس نے اصول لکھے، ڈیٹا منتخب کیا، مقصد طے کیا، یہ فیصلہ کیا کہ کس چیز کو انعام ملے اور کس چیز کو رد کیا جائے۔

چنانچہ، اے آئی اور الگورتھم ایک دوسرے کی ضد نہیں ہیں۔

مصنوعی ذہانت الگورتھم کے سہارے جیتی ہے، مگر ہر الگورتھم مصنوعی ذہانت نہیں ہوتا۔ جدید اے آئی اکثر مشین لرننگ کے الگورتھم استعمال کرتا ہے: ایسے آلات جو دستیاب ڈیٹا کی مدد سے اپنے اندرونی پیرامیٹرز میں ردوبدل کرتے ہیں تاکہ پیش گوئیاں، درجہ بندیاں یا جوابات تیار کر سکیں۔

یہ تیز رفتار ریاضی ہے، جادو نہیں۔

یہ شماریاتی تعمیر ہے، الہام نہیں۔

اور یوں ہم پھر ان لوگوں کی طرف لوٹ آتے ہیں جو اس یقین کے ساتھ بولتے ہیں کہ وہ جانتے ہیں۔

ہر بولنے والا یہ نہیں جانتا کہ وہ کیا کہہ رہا ہے۔

یہ بات چائے خانے میں بیٹھے آدمی پر بھی صادق آتی ہے، بے دھیان پروفیسر پر بھی، ٹیلی وژن پر نظر آنے والے سیاست دان پر بھی، سوشل میڈیا پر لکھنے والے پر بھی، اور اس مشین پر بھی جو چند سیکنڈ میں جواب دے سکتی ہے۔

ہر نظام کے اندر، مختلف الفاظ میں مگر ایک ہی مفہوم کے ساتھ، ایک چھوٹی سی تنبیہ آویزاں رہتی ہے:

احتیاط: مجھ سے غلطیاں ہو سکتی ہیں۔ میری ہر بات کی ہمیشہ تصدیق کریں۔ بھروسا کرنے سے پہلے جانچ لیں۔

یہ ایسا جملہ ہے جس کی میری ماں ضرور تائید کرتیں۔

وہ مجھ سے یہ بات، دوسری صورتوں میں، میری کوئی محبوبہ ہونے سے بھی پہلے دہراتی تھیں۔ ظاہر ہے، انہیں یہ معلوم نہیں تھا کہ میں تب تک کارکردگی اور اعتبار کے وسیع ٹیسٹ کر چکا تھا، اوروں کے ساتھ بھی، صفر لاگت پر۔

مگر یہ، ہر اچھی تحقیق کی طرح، میدان میں کی گئی تھی۔

Ferdinando